

فہرست

۱۱	پیش لفظ	۱۱
۷	اسلام میں شراب کی حیثیت	۲
۸	شراب اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی	۳
۹	سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اعلان کہ شراب حرام ہو چکی	۴
۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۵
۱۰	جو شخص نشہ آور چیز پئے گا اسے روز قیامت طہیۃ النہال پلایا جائے گا	۶
۱۲	جو شراب پئے وہ روز قیامت پیاسا اٹھایا جائے گا	۷
۱۲	جس شخص نے شراب پی اس کے اندر سے نور ایمان خارج ہو جائے گا	۸
۱۳	میری امت شراب کا نام بدل کر پئے گے ان کے سروں پر گریز ماری جائیں گی	۹
۱۳	شرابی مرجائے تو اللہ تعالیٰ اسے بدکار عورتوں کی شرمگاہوں کی گندگی پلائے گا	۱۰
۱۳	شرابی جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا	۱۱
۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے سے منع فرمایا اور فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے	۱۲
۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب پینے والے پر جنت حرام ہے	۱۳
۱۶	شرابی مرجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار بت پرست کی طرح حاضر ہوگا	۱۴
۱۷	جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے وہ شراب ہرگز نہ پئے	۱۵
۱۸	شراب اور شراب پینے پلانے والے پر مٹانے والے پراٹھانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے	۱۶
۱۹	شراب اکبر الکبائر اور سب فواحش کی سردار ہے	۱۷

۱۸	شراب پینا سب کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ ہے	۲۰
۱۹	شرابی کو دوزخ میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا	۲۱
۲۰	شرابی قبر میں جا کر خزیر بن گیا (عبرت ناک واقعہ)	۲۱
۲۱	اہل	۲۳
۲۲	کیا آپ پسند کریں گے؟	۲۵
۲۳	اگر پسند نہیں تو۔۔۔	۲۶
۲۴	اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر	۲۷
۲۵	ایک اہم یادداشت	۳۰
۲۶	حدیث پاک: شراب پینا قیامت کی نشانی۔۔۔	۳۱
۲۷	ایک مثال اور تفصیل	۳۳
۲۸	دربار الہی میں پسندیدہ حکمران	۳۸
۳۹	حکمرانوں سے اہل	۴۲
	ملفوظ	





انہما النخصر والصبير والا زلام رجس من عمل الشيطان فاجنبوه

اسلام میں شراب کی حیثیت

بالحقیقت شراب اور دھاریہ مائع انسانوں میں سے پیلے و شرابیوں میں سے نکال دیا گیا

تصنیف

فقیہ العصر بقیۃ السلف
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد بن حبیب
دامت برکاتہم العالیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کمال الحقوق
محفوظاً

نام کتاب اسلام آپس شراب کی حیثیت

تصنیف فقیہ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین دامت برکاتہم العالیہ

کتابت محمد کاشف میر 0345-7776062

ڈیزائننگ البرہان ڈیزائن سٹیشن

تعداد -



ملنے کا پتہ

041-2602292

041-2610215

بی سی ٹاور سیکنڈ فلور جناح کالونی فیصل آباد

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا ۝۱۱ فيها

فحق عليها القول فدمرناها تدميرا ۝ ﴿القرآن﴾

یعنی جب کسی شہر (کسی ملک) کی ہلاکت کا وقت آتا ہے تو ہم وہاں کے اہل ثروت کی طرف حکم بھیجتے ہیں پھر وہ (مالدار) لوگ ہمارے احکام کی نافرمانیاں کرتے ہیں تو ان پر عذاب والی بات حق ہو جاتی ہے۔ پھر ہم اس شہر اس ملک کو ملیا میٹ کر دیتے ہیں۔

اسی دنیا میں نوح علیہ السلام کی قوم کے اہل ثروت نے اللہ تعالیٰ کے نبی نوح علیہ السلام کی نافرمانی اور حکم عدولی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر پانی کا عذاب بھیج کر پوری نافرمان قوم کو تباہ کر دیا۔

پھر قوم عاد کے اہل ثروت نے اللہ تعالیٰ کے نبی ہود علیہ السلام کی حکم عدولیاں اور نافرمانیاں کیں ان کو جب سیدنا ہود علیہ السلام عذاب الہی سے ڈراتے کہ اے میری قوم نافرمانیوں سے باز آ جاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آ جائیگا تو قوم عاد کہتی اے ہود تو ہمیں کس عذاب سے ڈراتا ہے کہاں ہے تیرے رب کا عذاب اور جب ان کی نافرمانیاں اور حکم عدولیاں حد سے بڑھ گئیں تو اللہ تعالیٰ نے آندھی کی صورت میں عذاب بھیج دیا جس سے ساری قوم ہی ملیا میٹ ہو گئی۔

زاں بعد قوم ثمود آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کیلئے حضرت صالح علیہ السلام کو بھیجا لیکن اس قوم کے اہل ثروت لوگ من مانیاں اور نافرمانیاں پر کمر بستہ رہے تو ان کی ہلاکت کیلئے اللہ

تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیج دیا اس نے ایک ہی چیخ ماری جس سے
زلزلہ آگیا اور وہ ساری کی ساری قوم گھٹنوں کے بل گر کر مر گئی فتنہ ہو
گئی پھر کرتے کرتے فرعون کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی
ہدایت کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا لیکن قوم فرعون من مانیوں
اور حکم عدولیاں کرتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو دریا میں غرق
کر کے ملیا میٹ کر دیا۔

لہذا ہماری اپنے حکمرانوں اور وزراء سے اپیل ہے کہ
خدا را اللہ رسول کے احکام کی نافرمانیوں اور حکم عدولیوں سے باز
رہیں۔ اگر اس ام النجاست (شراب) سے پابندی اٹھا دی گئی تو
کہیں ایسا نہ ہو کہ ملک پاکستان پر عذاب آجائے۔

پھر اگر کوئی اس زعم میں مبتلا ہو کہ ہم پر عذاب نہیں آ سکتا
کیونکہ ہم مسلمان ہیں تو یہ صرف ایک نفسانی اور شیطانی وسوسہ ہے۔
ذرات تاریخ کے اوراق الٹ کر دیکھیں شیشہ سامنے آجائے گا کہ اسی
امت کے نافرمانوں کی سرکوبی کیلئے کیا کچھ نہ ہوا۔

مورخین لکھتے ہیں کہ جب اہل بغداد کے ہاں مال و دولت

نے ڈیرے ڈالے تو اہل بغداد مال دار ہو گئے اور دولت کے نشہ میں اسلام سے دور ہوتے گئے اور بڑی بڑی کوٹھیاں فلک بوس عمارتیں بن گئیں اور اہل بغداد نے شراہیں پینا بدکاریاں کرنا شروع کر دیا گھروں میں بے نکاحی عورتیں رکھی گئیں فحاشی بد معاشی عام ہونے لگی تو لوگوں نے دیکھا کہ بغداد کے گلی بازاروں میں ایک مجذوب چیخ چیخ کر باواز بلند کہتا جا رہا تھا اے لوگو اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں اور حکم عدولیوں سے باز آ جاؤ چنگ و رباب توڑ دو شراب کی بوتلیں نالیوں میں بہا دو لیکن اگر باز نہ آؤ گے تو کان کھول کر سن لو قدرت کا عذاب آنے والا ہے عذاب کے دن گنے جا چکے ہیں ابھی کچھ وقت باقی ہے توبہ کر لو نافرمانیاں چھوڑ دو ورنہ بڑا خون بہنے والا ہے اور بڑی رسوائی ہوگی۔

شروع شروع میں اہل بغداد اس مجذوب کو پاگل جان کر اسے ایک تماشہ سمجھ کر لطف اندوز ہوتے رہے لیکن وہ مجذوب بڑے خوفناک راز فاش کر رہا تھا آخر کار ان عشرت کدوں اور محلات میں رہنے والوں کو اس مجذوب کے نعرے گراں گزرنے لگے اور پھر

اس مجذوب کو کہا گیا کہ وہ اپنے نعرے بند کر دے کیونکہ اہل ثروت کے سکون میں خلل پڑ رہا ہے۔

نیز اے مجذوب تو کس عذاب کی باتیں کرتا ہے ہم پر عذاب نہیں آ سکتا کیونکہ ہم مسلمان ہیں مجذوب نے کہا اے نام کے مسلمانو! تمہارا کردار فساق کفار جیسا ہے پھر اہل بغداد تشدد پر اتر آئے اور اس مجذوب پر پتھر برسانا شروع کر دیئے اور مجذوب دیکھتے ہی دیکھتے خون میں لت پت ہو کر گر گیا اور بولا اے لوگو تم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو ان سنگ دلوں کو منع کرے یہ سن کر اہل بغداد مجذوب کی فریاد پر قہقہے لگاتے پھر ہجوم منتشر ہو گیا زان بعد اس مجذوب کو کسی نے نہیں دیکھا اور پھر اہل بغداد نے چند دن ہی عیاشی فحاشی میں گزارے کہ ہلا کو خان عذاب الہی کی صورت میں نازل ہو گیا ہلا کو خان شمشیر بکف ہو کر بغداد میں وارد ہوا اور اس کی فوجوں نے تہ تیغ کر دیا ان کی فلک بوس عمارتوں کے گھروں سے خون کی ندیاں بہہ پڑیں اور بغداد ایک عبرت کا نشان بن گیا۔

﴿کتاب اللہ سفیر﴾

لہذا میری پاکستان کے حکمرانوں سے اہل اقتدار اور اہل ثروت سے اپیل ہے کہ خدا را اللہ رسول کی نافرمانیوں سے باز رہ کر حکم عدولیاں چھوڑ دیں۔

فقہ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شراب کے متعلق جو کہ مدلل رسالہ تحریر فرمایا ہے اسے غور سے پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کو دعوت نہ دیں ورنہ پھر کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں

سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

ہو سکے تو ساتھ عذاب الہی کے محرکات کا بھی مطالعہ کر لیں۔

(مولانا) حافظ محمد شہباز

خطیب جامع مسجد گلشن رحمت گلشن حیات ٹاؤن

فیصل آباد



﴿اسلام میں شراب کی حیثیت﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعده.

اما بعد:

اسلام میں شراب حرام ہے۔ ام النجاست ہے اس کا پینا
کبیرہ گناہ ہے۔ اور یہ کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے
قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ تعالیٰ نے انما الخمر
والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان
فاجتنبوه فرما کر شراب کو حرام قرار دیا ہے اور قرآن مجید کی اس
آیت مبارکہ سے شراب کی حرمت کسی ملاں مولوی نے نہیں بلکہ اس
ذات والا صفات نے بیان کی ہے جس ذات اقدس کو اللہ تعالیٰ نے
یہ ڈگری عطا کی ہے:

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیهم

﴿قرآن مجید سورہ نحل﴾

یعنی اے محبوب ہم نے کتاب قرآن مجید آپ پر نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کو بتائیں کہ کیا حکم نازل ہوا ہے۔
 اسی رسول مکرم حبیب محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شراب کے متعلق ارشادات مبارکہ پڑھئے:

﴿حدیث پاک: ۱﴾

شراب اللہ تعالیٰ نے حرام کر دی ہے

ان الله حرم الخمر و ثمنها و حرم المیتة و ثمنها و حرم

الخنزیر و ثمنه. ﴿رواہ ابوداؤد۔ الزواجر: صفحہ ۱۵۱: جلد ۲﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے شراب کو اور اس کی قیمت کو اور بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا مردار اور خنزیر کو اور اس کی قیمت کو۔



﴿ حدیث پاک: ۲ ﴾

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا اعلان کہ شراب حرام ہو چکی

امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے منبر رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کھڑے ہو کر اعلان فرمایا:

خطب عمر علی منبر رسول اللہ ﷺ فقال انه قد نزل

تحريم الخمر وهي من خمسة اشياء العنب والتمر

والحنطة والشيعر والعسل والخمر ما خامر العقل.

﴿ رواہ البخاری: مشکوٰۃ: صفحہ ۷۳ ﴾

یعنی فرمایا سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اے لوگو! بالتحقیق

شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہو چکا ہے اور شراب پانچ

چیزوں سے بنائی جاتی ہے (۱) انگور (۲) کھجور (۳) گندم

(۴) جو (۵) شہد، پھر فرمایا ہر وہ چیز جو خامر العقل ہو (نشہ

دے) وہ شراب ہے۔



﴿ حدیث پاک : ۳ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے

عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا سئل رسول اللہ ﷺ

عن البتع وهو نبیذ العسل فقال کل شراب اسکر فهو

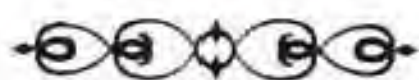
حرام ﴿ صحیح بخاری - صحیح مسلم - مشکوٰۃ : صفحہ ۳۱۷ ﴾

یعنی ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کسی

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بتع کے متعلق سوال کیا جو کہ شہد سے

بنایا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز

حرام ہے۔



﴿ حدیث پاک : ۴ ﴾

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ وعدہ لیا ہے کہ جو شخص نشہ آور

چیز پیئے اسے روز قیامت طینۃ الخبال پلایا جائے گا

سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص یمن

سے آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ملک میں لوگ شراب پیتے ہیں جو کہ ذرہ (جوار) سے بنائی جاتی ہے اسے لوگ ”مزر“ کہتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا او مسکرہو کیا وہ نشہ دیتی ہے؟ اس سوالی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ نشہ دیتی ہے تو فرمایا کل مسکر حرام: یعنی ہر نشہ آور حرام ہے۔ پھر فرمایا:

ان علی اللہ لعہدا لمن یشرّب المسکر ان یسقیہ من

طینۃ الخبال قالوا یا رسول اللہ وما طینۃ الخبال قال عرق

اہل النار او عصارة اہل النار: وفی روایۃ قال صدید اہل

الناس ﴿الزواج: صفحہ ۱۵۴، صحیح مسلم، مشکوٰۃ: صفحہ ۳۱﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو بھی نشہ آور چیز پیئے گا اس کو روز قیامت طینۃ الخبال پلایا جائے گا۔ یہ سن کر سامعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ طینۃ الخبال کیا ہے تو فرمایا وہ دوزخیوں کی

پیپ ہے۔ ﴿الامان الحفیظ﴾



﴿ حدیث پاک : ۵ ﴾

جو شراب پیئے وہ روزِ قیامت پیاسا اٹھایا جائے گا

من شرب الخمر اتی عطشان يوم القيامة

﴿ الزواجر: جلد ۲، صفحہ ۱۵۴ ﴾

یعنی جس شخص نے شراب پی وہ قیامت کے دن پیاسا اٹھایا جائے گا۔



﴿ حدیث پاک : ۶ ﴾

جس شخص نے شراب پی اس کے اندر
سے نورِ ایمان خارج ہو جائے گا

من شرب الخمر خرج نور الايمان من جوفه

﴿ الزواجر: جلد ۲، صفحہ ۱۵۴ ﴾

یعنی جس نے شراب پی اس کے اندر سے نورِ ایمان نکل گیا۔

﴿ حدیث پاک : ۷ ﴾

میری امت شراب کا نام بدل کر پیئیں گے
ان کے سروں پر گرزیں ماری جائیں گی

یشرب ناس من امتی الخمر یسمونها بغير اسمها یضرب
علی رو سہم بالمعازف والقینات

﴿ الزواجر: جلد ۲، صفحہ ۱۵۴ ﴾



﴿ حدیث پاک : ۸ ﴾

شرابی مر جائے تو اسے اللہ تعالیٰ بدکار
عورتوں کی شرمگاہوں کی گندگی پلائے گا

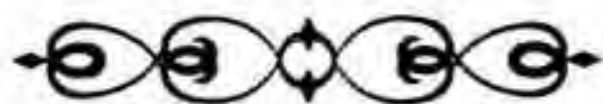
من مات مد من الخمر سقاہ اللہ جل و علا من نہر

الغوطۃ قیل ومانہر الغوطۃ قال نہر یجری من فروج

﴿ الزواجر: جلد ۲، صفحہ ۱۵۴ ﴾

المؤمسات

شرابی اگر مر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائے گا۔
 عرض کیا گیا وہ نہر غوطہ کیا ہے تو فرمایا وہ بدکار عورتوں کی شرمگاہوں
 سے نکلتی ہے۔



﴿حدیث پاک: ۹﴾

شرابی جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا

یراح ریح الجنة میسرة خمسمائة عام ولا یجد ریحها
 مناں بعملہ ولا عاق ولا مدمن خمر ﴿الزواجر: صفحہ ۱۵۳﴾
 یعنی جنت کی خوشبو پانچ سو سال کے فاصلہ سے سونگھی جاسکتی
 ہے لیکن اس خوشبو کو نہ تو نیکی کر کے جتانے والا حاصل کر سکتا ہے نہ
 ہی ماں باپ کا نافرمان اور نہ ہی شرابی حاصل کر سکتا ہے۔



﴿ حدیث پاک : ۱۰ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے
سے منع فرمایا اور فرمایا ہر نشہ آور حرام ہے

عن عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی

عن الخمر والمیسر و الکوبہ والغبراء وقال کل مسکر

حرام۔ ﴿ رواہ ابوداؤد، مشکوٰۃ: صفحہ ۳۷۱ ﴾

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب سے اور جوئے سے نیز نزد

و شطرنج اور بربط سے منع فرمایا اور فرمایا ہر نشہ دینے والی چیز حرام ہے۔



﴿ حدیث پاک : ۱۱ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب
پینے والے پر جنت حرام ہے

عن ابن عمر ان رسول اللہ علیہ وسلم قال ثلاثہ قد حرم

اللہ علیہم الجنة مد من الخمر والعاق والذیوث الذی

یقر فی اہلہ الخبث۔ ﴿رواہ احمد والنسائی، مشکوٰۃ: صفحہ ۳۱۸﴾

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین بندے ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے (۱) شرابی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) دیوث۔ جو کہ اپنے گھر میں خباثت (بے حیائی) رکھتا ہے۔



﴿حدیث پاک: ۱۲﴾

شرابی مرجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کے
دربارت پرست کی طرح حاضر ہوگا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مدمن الخمر ان مات لقی اللہ تعالیٰ کعابد وثن رواہ

احمد ورواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ والبیہقی فی شعب

الایمان عن محمد بن عبد اللہ عن ابیہ وقال ذکر البخاری

فی التاریخ عن عبد اللہ عن ابیہ

﴿مشکوٰۃ شریف: صفحہ ۳۱۸﴾

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی اگر مر جائے (توبہ

کے بغیر) تو وہ اللہ تعالیٰ کے دربار حاضر ہوگا جیسے بت پرست ہوتا ہے۔



﴿حدیث پاک: ۱۳﴾

جس کا اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر

ایمان ہے وہ شراب ہرگز نہ پیئے

من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یشرب الخمر من

کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یجلس علی مائدۃ یشرب

﴿طبرانی، الزواجر: صفحہ ۱۵۲﴾

علیہا الخمر

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ شراب نہ پیئے۔ جو شخص
اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے دسترخوان
پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جاتی ہو۔



﴿حدیث پاک: ۱۴﴾

شراب پر اور شراب پینے پلانے والے پر، بنانے
والے پر اٹھانے بچنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے

اتانی جبریل علیہ السلام فقال یا محمد (ﷺ) ان الله

لعن الخمر و عاصرها و معتصرها و شاربها و حاملها

والمحولة اليه دبائعها و مبتاعها و ساقياها و مستقاها.

﴿الزواجر: صفحہ ۱۵۷﴾

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل علیہ

السلام آئے اور عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک

اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر اور شراب بنانے والے پر بنوانے

والے پر اور شراب کے پینے والے پر اٹھانے والے پر اور جس کیلئے
اٹھائی گئی اور شراب کے بیچنے والے پر خریدنے والے پر، شراب
پلانے والے پر۔



﴿حدیث پاک: ۱۵﴾

شراب اکبر الکبائر اور سب فواحش کی سردار ہے

روی ابن حاتم فی تفسیرہ عن عبد اللہ بن عمرو بن

العاص رضی اللہ عنہما قال سالت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عن الخمر فقال ہی اکبر الکبائر و ام

الفواحش۔ ﴿الزواج: صفحہ ۱۵۶﴾

یعنی سیدنا عبد اللہ بن عمر بن عاص نے فرمایا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ کبیرہ
گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ ہے اور یہ سب فواحش
(واہیات) کی سردار ہے۔

﴿ حدیث پاک : ۱۶ ﴾

شراب پینا سب کبیرہ گناہوں سے بڑا گناہ ہے

عن ابن عمر ان ابا بکر و عمرو ناسا جلسوا بعد وفاة
النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا اعظم الكبائر فلم
يكن عندهم فيها علم فارسلوني الى عبد الله ابن عمرو
واسله فاخبرني ان اعظم الكبائر شرب الخمر رواه
الطبراني بسند صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط
مسلم.

﴿ الزواجر: ج ۲، ص ۱۵۳ ﴾

یعنی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حبیب خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ایک جگہ سیدنا ابو بکر صدیق اور
سیدنا عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام بیٹھے تھے تو وہاں بحث چل نکلی کہ
کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ کونسا ہے تو انہوں نے مجھے
حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے ہاں بھیجا میں نے جا کر ان سے
پوچھا تو فرمایا اعظم الکبائر سب بڑے گناہوں میں سے بڑا گناہ

شراب نوشی شراب کا پینا ہے۔



﴿حدیث پاک: ۱۷﴾

شرابی کو دوزخ میں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا

من شرب الخمر سقاہ اللہ من حمیم جہنم

﴿الزواجر: ج ۲، ص ۱۵۴﴾

جس نے شراب پی اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں کھولتا ہوا پانی

پلائے گا۔



عبرت ناک واقعہ

شرابی قبر میں جا کر خنزیر بن گیا

آخر میں ایک عبرت ناک واقعہ لکھا جاتا ہے جو کہ امام ابن حجر

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب الزواجر میں تحریر کیا ہے۔

عبدالملک بن مردان سے منقول ہے کہ ایک نوجوان روتا ہوا ان کے پاس آیا جو کہ بڑا ہی غمگین تھا۔ آیا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ میں قبریں کھودا کرتا ہوں اور میں عجیب عجیب مناظر دیکھا کرتا ہوں۔ میں نے ایک مردے کی قبر کھودی تو دیکھا کہ اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا ہے میں ڈر کر باہر نکلنے لگا تو کسی نے مجھے آواز دی اے جانے والے تو اس مردے کے متعلق سوال کیوں نہیں کرتا کہ اس کا منہ قبلہ سے کیوں پھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا بتائیے کہ کیوں منہ پھرا ہوا ہے تو اس نے کہا یہ نماز کو معمولی جانتا تھا۔ یعنی نماز کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا۔ اے امیر المؤمنین پھر ایک دن میں نے ایک قبر کھودی تو دیکھا کہ وہ مردہ خنزیر بنا ہوا ہے اور وہ زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے میں ڈر کر نکلنے لگا تو کوئی کہنے والا کہتا ہے ارے تو کیوں نہیں پوچھتا کہ یہ خنزیر کیوں بنا دیا گیا ہے اور کیوں زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے میں نے پوچھا تو جواب ملا یہ شرابی تھا اور توبہ کے بغیر ہی مر گیا ہے۔ پھر میں نے ایک اور قبر کھودی تو دیکھا کہ

مردے کو میخوں کے ساتھ زمین میں ٹھونکا گیا ہے اور اس کی زبان گدی سے نکالی گئی ہے دیکھ کر باہر نکلنا چاہا تو آواز آئی تو پوچھتا کیوں نہیں، میں نے کہا فرمائیے تو جواب ملا یہ پیشاب سے بچتا نہیں تھا اور ادھر کی باتیں ادھر اور ادھر کی باتیں ادھر کیا کرتا تھا۔ (چغل خور تھا)۔ پھر میں نے ایک قبر کھودی تو دیکھا کہ ساری قبر میں آگ بھڑک رہی ہے میں ڈر کر نکلنے لگا تو آواز آئی کہ تو پوچھتا کیوں نہیں کہ قبر شعلہ زن کیوں ہے۔ میں نے پوچھا تو جواب ملا یہ بے نماز تھا اس لئے اس کو سزا ملی ہے پھر ایک اور قبر کھودی تو دیکھا کہ اس کی قبر تاحد نگاہ کھلی ہے اور اس قبر میں نور چمکتا ہے اور وہ مردہ چار پائی پر آرام سے سو رہا ہے اور اس سے نور چھلک رہا ہے اور بہترین لباس پہنا ہوا ہے یہ دیکھ کر میں واپس ہونے لگا تو آواز آئی کہ پوچھتا کیوں نہیں یہ انعام کیوں ہے میں نے کہا فرمائیے یہ انعام کس عمل کا ہے تو فرمایا یہ نوجوان خوش بخت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہی مشغول رہا کہ اسے موت آگئی۔

یہ واقعات سن کر خلیفہ عبد الملک نے کہا اس واقعہ میں

بدکرداروں کے لئے عبرت اور فرماں برداروں کیلئے بشارت ہے۔

﴿الزواج: ص ۱۶۰﴾

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نیکوکاروں میں رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ الکریم

صلی اللہ علیہ وسلم

﴿اپیل﴾

میرے مسلمان بھائیو! آؤ جاگیں ہوش کریں اور سوچیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے کس لئے پیدا کیا ہے۔ رب تعالیٰ کا قرآن پاک

تو اعلان کر رہا ہے: وما خلقت الجن والانس الا ليعبدون

یعنی ہم نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ مگر ہم اس گدلی دنیا بے وفا دنیا دھوکے فریب کی دنیا ساتھ چھوڑ جانے والی دنیا میں آکر ایسے لٹو ہو گئے کہ ہمیں نہ قبر کی فکر ہے نہ آخرت کی فکر ہے بس صرف نفس کے ہی ہو کر رہ گئے ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائی اے میرے آقا کے امتی خدا را

میری مندرجہ ذیل اپیل پر غور فرمائیں:

کیا آپ پسند کریں گے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ قیامت کے دن آپ کو دوزخیوں کی پیپ پلائی جائے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ قیامت کے دن آپ کو پیاسا اٹھایا جائے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کے دل سے نور ایمان نکل جائے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ دوزخ میں آپ کے سر پر فرشتے گریزیں ماریں؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ دوزخ میں آپ کو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں کی گندگی پلائی جائے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہ کر سکیں؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ پر جنت جانا حرام کر دیا

جائے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کو دربار الہی میں بت پرستوں کے ساتھ حاضر کیا جائے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برے؟

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کو دوزخ میں کھولتا ہوا پانی

پلایا جائے؟

مندرجہ بالا سوالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

مبارکہ سے ماخوذ ہیں۔

○ کیا آپ پسند کریں گے کہ آپ کو قبر میں خنزیر بنا دیا جائے؟

اگر پسند نہیں تو آئیں توبہ کا دروازہ کھلا ہے بندہ سچے دل

سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ جو سارے مہربانوں سے مہربان ہے وہ

سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بلکہ وہ گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا

ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَانِي لِّغْفَارٍ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى

﴿سورہ طہ﴾

یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو توبہ کر لے ایمان لے آئے اور
 نیک عمل کرے اور وہ ہدایت کے راستہ پر چل پڑے میں اس کے
 سارے گناہ معاف کر دیتا ہوں۔
 دوسری جگہ فرمایا:

الامن تاب و آمن وعمل صالحا فاولئك يبدل الله
 سيئاتهم حسنات ﴿سورة الفرقان﴾

ہاں جو توبہ کرے ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ایسے
 لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔
 الحمد لله رب العالمين الحمد لله رب العالمين
 کیا شان ستاری و غفاری ہے قربان اس کی رحمتوں اور بخششوں کے۔
 اللهم صل وسلم وبارک علی حبیبک ونبیک ورسولک
 رحمة للعالمين وعلی آلہ واصحابہ اجمعين



اے میرے مسلمان بھائی میرے آقا کے امتی ہوش کر یہ
 نفس بڑا ہی مکار ہے عیار ہے راہ مار ہے بڑا ہی چال باز ہے اس کی
 چالوں اس کی مکاریوں سے بچنا بڑا ہی مشکل کام ہے۔ پھر اس نفس

کے ساتھ شیطان بھی دوستی لگا لیتا ہے اور یہ دونوں مل کر ہمیں دوزخ پھینکنا چاہتے ہیں۔ تابا ننداز ندا ندر چاہ ترا یعنی یہ دونوں چاہتے ہیں کہ تجھے دوزخ رسید کر دیں۔ خود خدا تعالیٰ جل جلالہ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

ان النفس الامارة بالسوء

یعنی یہ نفس ہمیشہ برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔
الحاصل یہ دونوں (نفس و شیطان) مل کر ایسے چکر چلاتے ہیں کہ پناہ خدا۔

کبھی یہ وسوسہ دیں گے کہ سارے ہی پیتے ہیں میں نے پی لی تو پھر کیا ہوگا کبھی وسوسہ دیں گے کہ ابھی بہت وقت ہے لہذا بعد میں توبہ کر لیں گے۔ لیکن سوچیں کہ اگر شام سے پہلے ہی موت کا فرشتہ آ گیا تو پھر کیا بنے گا میرے بھائی یہ حوادث کا زمانہ ہے۔ آپ سنتے رہتے ہیں کہ فلاں جگہ دھماکا ہوا اتنے مر گئے، فلاں جگہ ایکسڈنٹ ہوا اتنے مر گئے، فلاں جگہ گاڑی الٹ گئی اتنے مر گئے۔

على هذا القياس

حادثے ہوتے ہی رہتے ہیں تو اگر توبہ کی مہلت ہی نہ ملی تو کیا بنے گا پھر جب کافر و منافق اور بدکردار آدمی کو موت آتی ہے تو پھر آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

فكشفتنا عنك عظامك فبصرك اليوم حديد.

یعنی اے بندے آج تیری آنکھوں سے بردے کھل گئے
 آج تیری نظر بڑی تیز ہے۔ آج تجھے پتہ چل گیا ہے ہے کہ کس لئے
 دنیا میں بھیجا گیا تھا کیا کچھ کرنا چاہئے تھا اور کیا کچھ کر کے آیا ہوں۔
 پھر جب بدکردار بندہ قبر میں جاتا ہے تو وہاں رو رو کر کہتا ہے یا اللہ
 میں بھول گیا مجھ سے غلطیاں ہو گئیں، مجھ سے گناہ سرزد ہو گئے میں
 تیری، تیرے نبی کی نافرمانیاں کر بیٹھا یا اللہ مجھے ایک بار دنیا میں بھیج
 اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام نہیں کروں گا۔

قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت اللہ تعالیٰ
 کی طرف سے فرمان جاری ہو گا کلاً اے بندے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا
 کہ تجھے دوبارہ بھیجیں۔ (نہ ہم نے کسی دو دوبارہ دنیا میں بھیجا ہے
 اور نہ تجھے بھیجیں گے) ومن ورائہم برزخ الی یوم یبعثون۔
 یعنی اے بندے اب تیرے لیے قیامت کے دن تک عالم برزخ
 ہے (اب تو اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ)۔

پھر وہاں کون چھڑائے گا۔ اے میرے عزیز ہم غور کریں کہ
 اس دنیا میں شاید ہی کوئی سو سال کو پہنچتا ہو لیکن خدا تعالیٰ جانے کہ

قیامت دو ہزار سال کو آنی ہے یا تین ہزار سال کو آنی ہے تو کیا وہاں پر مار ہی کھاتے رہیں گے۔

پھر مارنے والے انسان نہیں وہ فرشتے ہیں۔ حدیث پاک

میں: ثم یقیض له الاعمی اصم معه مدزبة من حديد.

یعنی اس کافر و منافق اور بدکردار پر ایسا فرشتہ لو ہے کی گرز لے کر آ جاتا ہے جس فرشتے کی اللہ تعالیٰ نے نہ آنکھ بنائی ہے نہ کان (نہ سنے نہ دیکھے نہ ترس کھائے) پھر وہاں کون چھڑائے گا۔ لہذا میرے مسلمان بھائی ہم آج ہی متو بہ کر لیں نفس و شیطان کے دھوکہ فریب میں نہ آئیں ورنہ وہاں جا کر کف افسوس ملنے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم



ایک اہم یادداشت

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ قیامت کے

قریب شراب عام پی جائے گی۔ اس سلسلہ میں حدیث پاک ملاحظہ ہو۔

﴿ حدیث پاک ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے گا، امانت کو مال غنیمت اور زکوٰۃ کو چٹائی سمجھا جائے گا۔ دین کے سوا دوسرے علوم پڑھے جائیں گے۔ انسان بیوی کی اطاعت اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ دوست کو قریب اور باپ کو پیچھے کر دیا جائے گا اور مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی اور قبیلے کا لیڈر وہ بنے گا جو فاسق و فاجر ہوگا اور قوم کا رذیل آدمی قوم کا سردار جانا جائے گا اور انسان کی تعظیم اس کی ایذا رسانی کی وجہ سے کی جائے گی اور گانے والیاں اور آلات لہد و لعب کھلم کھلا ہوں گے اور شرابیں پی جائیں گی اور امت میں پیچھے آنے والے پہلوں پر لعنت کریں گے۔ اس وقت تم سرخ آندھی اور زلزلے نیز زمین میں دھنس جانا اور پتھر برسنا دیکھو گے۔ ﴿جامع ترمذی۔ مشکوٰۃ، ص: ۴۷۰﴾



سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر

الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء

حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد

﴿صحیح بخاری۔ صحیح مسلم، مشکوٰۃ: صفحہ ۴۶۹﴾

یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم دین اٹھ جائے
گا، جہالت عام ہوگی، زنا کی کثرت ہوگی اور شراب کثرت سے پی
جائے گی۔ اور مردوں کی تعداد کم عورتیں زیادہ ہوں گی حتیٰ کہ پچاس
عورتوں کا ایک نگران ہوگا۔

الحاصل روایات سے ثابت ہے کہ قیامت کے قریب شراب
کثرت سے پی جائے گی۔

پاکستان معرض وجود میں آیا تو جو قانون تشکیل دیا گیا اس
میں شراب پر پابندی لگائی گئی۔ اب دیکھتے ہیں کہ یہ پابندی ختم کرنا
کس کی قسمت میں آتا ہے۔

شہزادہ جنت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت والی
بدنامی اور فتنہ ترین شقاوت تو یزید پلید کے حصہ میں آئی۔

﴿ تفصیل ﴾

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی ام فضل رضی اللہ عنہا دربار
رسالت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت
حلماً منکراً۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آج رات ایک بڑا
بھیا نک خواب دیکھا ہے یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چچی
بیان کرو وہ کیا خواب ہے حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔
انہ شدید۔ یعنی یہ خواب بڑا ہی بھیا نک ہے فرمایا چچی تو بیان تو کر
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ
کے جسم مبارک کا ایک حصہ الگ ہو کر میری گود میں آ گیا ہے۔ یہ سن
کر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رایت خیراً

یعنی چچی تو نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے اس کی تعبیر یہ ہے
کہ میری بیٹی فاطمہ کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا جو تیری گود میں کھیلے گا۔ پھر

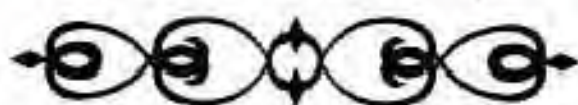
جب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہاں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق میری گود میں آئے پھر ایک دن میں شہزادہ حسین کو گود میں اٹھائے ہوئے دربار رسالت میں حاضر ہوئی تو میں نے پیارے حسین رضی اللہ عنہ کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود مبارک میں رکھ دیا اور دوسری طرف دھیان ہو گیا پھر میں نے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ماجرا ہے۔ فرمایا ابھی جبریل (علیہ السلام) آئے تھے اور بتا کر گئے ہیں کہ آپ کی امت اس شہزادے کو قتل کر دے گی۔ میں نے کہا اے جبریل اس شہزادے کو؟ تو عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل نے وہاں کی مٹی لا کر دکھائی ہے۔

﴿مشکوٰۃ شریف: صفحہ ۵۷۲﴾

تو جس شہادت کی خبر پہلے سے دی گئی تھی یہ بدبختی تو یزید کے

حصے میں آئی جیسے کہ سارا عالم اسلام جانتا ہے لیکن ام النجباءؓ شراب کا کھلم کھلا پینے پلانے کی جو خبر پہلے سے دی گئی ہے اس پابندی کو ختم کرنا نامعلوم کس حکمران اور کس وزیر کے حصہ میں آتا ہے شو شے نکلنے شروع ہو گئے ہیں جیسے کہ روز نامہ پاکستان کی 9 فروری 2007ء کی اشاعت میں ایک وزیر مملکت کی بیان بازی شروع ہو گئی ہے۔

﴿الامان الحفیظ﴾



دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حکمرانوں کو ایسی بدبختی اور قیامت کے دن کی رسوائی اور روسیاء سے محفوظ رکھے اور حکمرانوں کو، وزراء کو توفیق عطا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام میں تحریف، ہیرا پھیری، اور تبدیلی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا ہے۔

وماکان لمؤمن ولا مؤمنة اذ قضی اللہ ورسولہ امران

یکون لہم الخیر ؕ من امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد

ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا:

﴿قرآن مجید: سورہ احزاب﴾

یعنی جب اللہ تعالیٰ اور اس کا سچا رسول کسی امر کا فیصلہ فرمادیں تو کسی مومن مرد، اور کسی مومن عورت کو اختیار نہیں کہ وہ اس میں رد و بدل کرے اور جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کی اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکم عدولی کریگا وہ کھلی گمراہی میں پہنچ گیا۔

اسی آیت مبارکہ کی تفسیر میں تفسیر ضیاء القرآن میں ہے۔

اگرچہ یہ آیت اسی خاص موضوع پر نازل ہوئی ہے لیکن اپنے الفاظ کے لحاظ سے یہ عام ہے کسی مسلمان، فرد، قوم، حکومت یا حکومت اسلامیہ کے مقرر کئے ہوئے کمیشن اور قانون ساز ادارہ کو اس امر کا اختیار نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کو نظر انداز کر کے اپنے لئے کوئی نئی راہ تجویز کرے۔ مسلمان ہوتے ہوئے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ایک طرف ہم سچے مسلمان ہونے کے بلند بانگ دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری طرف ادنیٰ سے فائدہ کیلئے ہم احکام

اسلام کو بڑی آسانی سے پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ ہماری اس
 دوغلی روش کی باعث اسلام رسوا ہو رہا ہے اور ہم اس چشمہ فیض سے
 فیضیاب نہیں ہو رہے بلکہ دوسروں کی محرومی کا سبب بن رہے ہیں۔

﴿ضیاء القرآن: سورہ احزاب﴾

نیز اسی آیت مبارکہ کے تحت فرمایا۔ یہاں صاف فرمادیا کہ
 جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے حکم سے سرتابی کی وہ کان کھول کر سن لے کہ وہ راہ راست سے
 بھٹک گیا وہ رشد و ہدایت سے نکل کر گمراہی کے اندھیروں میں بہک
 رہا ہے اللہ تعالیٰ اس محرومی سے بچائے۔

﴿تفسیر ضیاء القرآن سورہ احزاب﴾

نیز اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يَدْخُلْهُ نَارًا

خالد افیہا ولہ عذاب مہین : ﴿قرآن مجید سورہ النساء﴾

یعنی جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ اور اس کے
 رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ان کی مقرر کی ہوئی حدوں کو توڑے

اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا
اور اس کیلئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔



﴿در بار الہی میں پسندیدہ حکمران﴾

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر فرما دیا ہے:

الذین ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلوة و آتوا الزکاة
وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر ﴿قرآن مجید: سورہ حج﴾
وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو نمازیں
قائم کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں
اور وہ برے کاموں سے روکتے ہیں (منع کرتے ہیں)۔

تفسیر ضیاء القرآن میں اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے
ہوئے لکھا ہے وہ کون لوگ ہیں جن کے تحفظ کا ذمہ قدرت لے
رہی ہے اور جن کو اپنی نصرت کے مژدہ سے خورسند کیا جا رہا ہے
یہاں ان کا تعارف کرایا جا رہا ہے کہ ان کی حکومت اور ان کا

اقتدار منفرد نوعیت کا ہے جب یہ مسند حکومت پر بیٹھتے ہیں تو اپنے رب کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔

جب ملک کے خزانوں کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہوتی ہیں تو وہ ان خزانوں کو اپنے ذاتی آرام و آسائش اور عیش و عشرت میں صرف نہیں کرتے ان کے جھنڈے کے نیچے بدکاری اور فسق و فجور پروان نہیں چڑھتا بلکہ تمام حکومت ہاتھ میں لینے کے باوجود ان کا سر نیاز اپنے پروردگار کے حضور میں انتہائی عجز و تذلل سے جھکا رہتا ہے ان کی دولت غریبوں مسکینوں کی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے جہاں ان کے مبارک قدم پہنچتے ہیں وہاں نیکی اور تقویٰ کے چمنستان لہلہاتے ہیں۔

غور فرمائیے! اسلامی حکومت کی برکات کا کتنا واضح اور حسین بیان ہے۔ اسلامی رہنماؤں کے فرائض کی کیسی جامع فہرست ہے اور ان کیلئے کتنا جامع دستور العمل ہے ایسے جامع اور واضح یمن و برکت سے لبریز دستور العمل کی موجودگی میں اگر ہمارے سربراہوں کو کسی نئے دستور کی تلاش ہو تو یہ ان کی اپنی سمجھ کا قصور

ہے۔ قرآن نازل کرنے والے نے بتانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ ﴿تفسیر ضیاء القرآن: سورہ حج﴾

اور تفسیر تفہیم القرآن میں مولانا مودودی صاحب نے اسی آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ اللہ کے مددگار اور اس کی تائید و نصرت کے مستحق لوگوں کی صفات یہ ہیں کہ دنیا میں انہیں حکومت و فرماں روائی بخشی جائے تو ان کا ذاتی کردار فسق و فجور اور تکبر و غرور کی بجائے اقامت صلاۃ ہو، ان کی دولت عیاشیوں اور نفس پرستیوں کی بجائے اتیاء زکوٰۃ میں صرف ہو، ان کی حکومت نیکی کو دبانے کی بجائے اسے فروغ دینے کی خدمت انجام دے اور ان کی طاقت بدیوں کو پھیلانے کی بجائے ان کے دبانے میں استعمال ہو۔ اس ایک فقرے میں اسلامی حکومت کے نصب العین اور اس کے کارکنوں اور کارفرماؤں کی خصوصیات کا جو ہر نکال کر رکھ دیا گیا ہے کوئی سمجھنا چاہے تو اسی ایک فقرے سے سمجھ سکتا ہے کہ اسلامی حکومت فی الواقع کس چیز کا نام ہے۔ ﴿تفسیر تفہیم القرآن: سورہ حج﴾

اس کے برعکس نیکیوں کی بجائے برائیوں اللہ تعالیٰ کے حرام

کردہ احکام سے پابندی اٹھانے والے کبھی دربار الہی کے پسندیدہ حکمران نہیں ہو سکتے بلکہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام میں تبدیلی کرنا چاہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا پاک کلام قرآن مجید فاسق، ظالم اور کافر کہتا ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ.

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے خلاف حکم چلائے وہ کافر ہے۔ دوسری آیت مبارکہ میں فرمایا۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے خلاف حکم چلائے وہ ظالم ہے۔ ایک اور آیت مبارکہ میں فرمایا:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.

جو شخص اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے خلاف حکم چلائے

وہ فاسق ہے۔ ﴿قرآن مجید: سورہ المائدہ﴾

اور قرآن مجید میں واضح طور پر فرمادیا ہے کہ شراب نوشی یہ شیطانی

عمل ہے اس سے بچو اور اللہ تعالیٰ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شراب کو صراحۃً حرام قرار دیا ہے جیسے کہ مندرجہ بالا احادیث مبارکہ گواہ ہیں۔

﴿ حکمرانوں سے اپیل ﴾

لہذا موجودہ حکمرانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی عاقبت خراب نہ کریں۔ اگر شراب سے پابندی اٹھادی تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جبار و قہار کے دربار جس کا کرا حکم ہے۔ ان بطش ربک لشدید یعنی اے بند و تمہارے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔ اس حکم الحاکمین کے دربار کیا جواب دو گے۔ اس دنیا میں بڑے بڑے کلغیوں والے بڑے بڑے کز و فر والے آئے جو اقتدار کے نشہ میں من مانیوں کرتے رہے۔ لیکن آج ان کا کوئی نام لیوا نہیں رہا۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ

فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ۔۔۔ محمد پورہ فیصل آباد

14 فروری 2007ء



بِسْمِ اللّٰهِ